تبلیغی روح کہاں ہے؟

حالاتِ زمانہ کو تعجب سے دیکھتا ہوں۔ دُنیا کے لٹریچر کو افسوس سے مطالعہ کرتا ہوں۔ فضاؤں میں اسلام کے لئے برچھیاں تیرتی ہیں۔ لٹریچر میں نشتر چھپے ہیں۔ دُنیا کے پاک ترین انسان کو بدترین مخلوق کا رنگ دیا گیا ہے۔ دُنیا کے بہترین مذہب کو تاریک خیالات کا حامل بتایا گیا ہے۔ مگر ایسا کیوں نہ ہوتا؟ غلامی جس قوم کا سیاسی امتیاز اور ساری قوم کا چند امراء کے ہاتھ کٹھ پتلی ہونا جس کی خصوصیت، ایسے امتیازات کی حامل قوم کے روحانی سردار کی کیا کوئی قدر کرے؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃِ پاک سے دُنیا کی بے خبری کی ذمہ داری کس پر ہے؟ ہم پر! جنہوں نے دُنیا کو دین پر مقدم کر کے دین اور دُنیا دونوں برباد کر لئے ہیں اے اسلام کے بے روح نوجوانو! کچھ سوچو، کہ دُنیا ہم کو دیکھتی ہے اور ہماری صورت و سیرۃ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ و صورت کا اندازہ لگاتی ہے۔ درخت کی خوبی اس کے شیریں پھل میں ہے۔ کسی مذہب کی تعلیم کا اندازہ افراد پر اس کے اثر سے ہی تو لگایا جا سکتا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہر مسلمان آتش بجان مجاہد اور عالی حوصلہ مبلّغ ہوتا، مگر نہیں۔ دُنیا عبرت کی نظر سے ہماری طرف دیکھتی ہے۔ جن لوگوں کی طرف نگاہیں عزت و احترام سے اٹھنی چاہییں تھیں آج نفرت اور حقارت کی نظریں ان پر پڑتی ہیں ——— مسلمان جوانوں کا تصور جب خود مجھے آتا ہے تو میں اُسے کھیت کے کنارے حقہ پی کر بیکار وقت ضائع کرتے پاتا ہوں یا شہر کی گلیوں میں سگریٹ سلگائے آوارہ پھرتے دیکھتا ہوں۔ کیسے شرم کی بات ہے؟ جنہیں چیونٹی سے زیادہ محنتی ہونا چاہیے تھا، وہ "نکھٹو مکھی" کی طرح ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر دوسروں کے آسرے زندہ ہیں، ایسے لوگوں میں روحِ جہاد اور روحِ تبلیغ ڈھونڈنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ ہر مسلمان اپنے طرزِ عمل پر غور کرے کہ اس نے اسلام کی ترقی کے لئے کبھی کام کیا؟ یا آئندہ اولاد میں کوئی ایسا جذبہ پیدا کر رہے ہیں کہ اپنی زندگی خدمتِ خلق کے لئے وقف کر دیں؟ کھیت پر بیل ٹھیک نہ چلے تو ہانکنے والے کو گالی دی جاتی ہے۔ بچہ بداخلاق ہو تو ماں باپ پر الزام دھرا جاتا ہے۔ اسی طرح بداطوار مسلمان اپنے روحانی بزرگوں کی بدنامی کا باعث ہیں ——— آخر یہ ہم کو ہو کیا گیا ہے؟ میں نے تو علماءِ دین تک کو دیکھا ہے جن کی روحِ تبلیغ کا شہرہ ہے، کہ عمر بھر سے خاکروب گھر پر آتا ہے مگر ان کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ آؤ زندگی میں ایک دن اسے کلمے کی تبلیغ کر دیں۔ ساری عمر غیر مسلم ہمسایہ پہلو میں بستا ہے لیکن ایک لمحہ یہ خیال نہیں آتا کہ چلو چل کر اسلام کی خوبی اس کے ذہن نشین کریں۔ دوسروں پر اثر ڈالنے تو وہ اُٹھے جس نے خود مذہب کا اثر قبول کیا ہو۔ اس کاروبار سے فرصت ہو تو دین کی حقیقی ضرورتوں کی طرف دھیان جائے۔ نتیجہ یہ ہے، کہ یہ مذہب تبلیغی اور جہادی روح سے محروم ہو گیا۔ ایسی سوسائٹی تالاب کا پانی ہے جس کا کہیں نکاس نہ ہو اور گندہ ہو کر گندی مچھلیاں اور زہریلے مچھروں کی پرورش گاہ بن جائے۔ پس ہم اپنی بدعملی کے لحاظ سے اسلام کی جبین پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ اس برائی کے سدباب کی صورت یہی ہے، کہ ہم بھلے بن جائیں۔ دنیا ہمارا عمل کو دیکھ کر نیک اثر قبول کرے۔ ہم میں ہر شخص مجاہد یا مبلّغ ہو جس کا سینہ ان دونوں سے سرد ہو تو دوزخ کی آنچ اس کے لئے بے بس ہے ——— "احرار" نامِ خدا زندگی میں ایک نیا عزم لے کر اُٹھے ہیں۔ ان میں بھی بعض نوجوانوں کو بیکار وقت ضائع کرتے دیکھتا ہوں۔ گو انہوں نے زندگی خدا کیلئے وقف کر رکھی ہے لیکن کئی کئی دن خدا کے کام سے غافل رہتے ہیں حالانکہ احرار کا فرض ہے کہ کسبِ معاش کے بعد اپنا ہر لمحہ اپنی صحت بنانے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کر کے اسلام کا نام روشن کرنے میں صرف کرے۔ "احرار اور مردِ بیکار"، یہ بہت بڑا دھبہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیے جسم میں بے تاب روح اور ان تھک ارادہ پیدا کر کے ملت میں ہمت کی مثال قائم کرنی چاہیے۔ قوم کا کچھ حصہ تو سوچے کہ بے ہمتی نے ہمارا کیا حال کر دیا ہے؟ ——— نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو بچانا اور اسلام کو بلند کرنا چاہتے ہو تو زندگی کا پروگرام بناؤ، روز نئے عزم کے ساتھ دُنیا میں کام کرنے اٹھو، ورنہ ایک بدزبان کی بدزبانی روکنے کے لئے ساری قوم کو آتش زیرِ پا رکھنا دلیلِ دانائی نہیں۔

(اقتباس تاریخ احرار)

مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ